خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
۲۰۔ مارچ ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۶۴ | سوموار۔ ۱۸ شوال ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۲۰ امان ۱۳۷۴ ہش ' ۲۰ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو تب تک انسان کو یقین نہیں ملتا۔ اس کی باتوں میں تناقض ہوگا۔ دینی اور دنیوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور ان کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ طہارت کی ضرورت نہیں ہے ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق فاجر ہو ظالم ہو وہ ان کو حاصل کر سکتا ہے (-) لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک ان کو حاصل کر سکے ان کی تحصیل کے لئے تقویٰ اور طہارت کی ضرورت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (اس کی حقیقت وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں) پس جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اسے لازم ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے۔ جس قدر وہ ترقی کرے گا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کھلیں گے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۹۲)

مخلوق کی تحقیر کرنے والے سے انعام چھین لیا جاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کو جو اجر بھی ملتا ہے وہ سب خدا کی طرف سے انعام اور احسان ہوتا ہے اگر کوئی انسان اس پر بے جا فخر کرے اور دوسروں پر جن کو وہ چیز نہیں ملی ہوتی ہنسی اور ٹھٹھا کرے تو پھر اس سے بھی چھین لی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو کوئی مٹھائی یا کوئی اور ایسی چیز دی جائے جس کا دوسرے بیمار بچے کو دینا مناسب نہ ہو۔ اور وہ بچہ اس بیمار کے پاس جائے اور اس کو وہ چیز دکھا دکھا کر چڑائے اور رلائے تو ماں باپ ہرگز یہ پسند نہیں کریں گے کہ اس کے پاس وہ چیز رہنے دیں۔ بلکہ اس سے فوراً چھین لیں گے۔ تاکہ دوسرے بچہ کو تنگ نہ کرے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ نے کوئی درجہ یا مرتبہ دیا ہو۔ یا کوئی اور انعام اس پر کیا ہو۔ اور وہ اس پر فخر کر کے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو چڑائے اور ان کی تذلیل و تحقیر کرے۔ تو خداوند کریم بھی جو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ محبت اور پیار رکھتا ہے اس سے اپنے انعام واپس لے لیتا ہے تاکہ وہ اس کی مخلوق کی تحقیر نہ کر سکے۔

اس ملک ہندوستان میں بڑے بڑے گھرانے ایسے گزرے ہیں جو اپنے رتبہ اور درجہ کے گھمنڈ میں یا خدا تعالیٰ کے کسی اور انعام کے حاصل ہونے کی وجہ سے دوسروں کی تذلیل اور تحقیر کرتے تھے۔ مگر آج کوئی جا کر دیکھے۔ کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا اور انقلاب زمانہ کے ایسے چکر میں پڑے اور ایسے ذلیل ہوئے کہ اب ان کی اولاد کو کوئی جانتا تک نہیں اس کے مقابلہ میں وہ جن کی تحقیر اور تذلیل کیا کرتے تھے ان کو خداوند تعالیٰ نے بہت بڑا اور اونچا کر دیا۔ ہنسی کرنے اور دوسروں کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے والے چھوٹے ہو گئے اور جن پر ہنسی کی گئی وہ بڑے اور معزز ہو گئے۔ کیونکہ عزت اور بڑائی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہمیشہ ایک ہی قوم کے لوگوں کے پاس رہنے والی ہو۔ بلکہ سائے کی طرح پھرتی رہتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج ایک شخص معزز ہے مگر کل ذلیل ہو جاتا ہے۔ اور کل ایک ذلیل تھا۔ مگر آج اس کو خداوند تعالیٰ نے معزز بنا دیا ہے۔

(از خطبہ ۱۶۔ مارچ ۱۹۱۷ء)

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کیلئے صدر انجمن میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

اعلان

○ امراء کرام۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں ۲۳ مارچ یوم حضرت بانی سلسلہ کی مناسبت سے پروگرام منعقد کریں اور احباب کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹس مرکز میں بھجوائیں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ محترمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار میجر بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) مورخہ ۹۵-۳-۱۹ بروز اتوار صبح ۹ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

پولیو ڈے ۳۔ اپریل ۹۵ء

○ جیسا کہ احباب کو علم ہے ہر سال پولیو ڈے سرکاری طور پر منایا جاتا ہے اسی طرح امسال بھی مورخہ ۹۵-۴-۳ بروز سوموار اور ۹۵-۵-۳ بروز بدھ منانے کا پروگرام ہے بذریعہ الفضل والدین سے گذارش ہے کہ وہ ان تاریخوں میں بچوں کو لازماً ویکسین دلائیں جس کا انتظام ربوہ کے تمام محلہ جات میں کیا گیا ہے۔

(صدر عمومی)

درخواست دعا

○ مکرم منور اقبال خان صاحب امیر ضلع لیہ کا دل کا انتہائی پیچیدہ اور دوسری بار بائی پاس آپریشن ہر طرح سے کامیاب رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر طرح سے صحت و تندرستی عطا کرے۔ جن احباب نے اس موقع پر دعاؤں میں یاد رکھا وہ ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور مزید دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ والدہ مکرم عبدالواحد صاحب ٹیچر (گیمبیا) دارالنصر غربی ربوہ کی آنکھ کا کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ احباب انکی مکمل صحت یابی اور پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کریں۔

انسان کو چاہئے کہ اپنے عیبوں کو شمار کرے اور دعا کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ - امان ۱۳۷۴ هش   ۲۰ - مارچ ۱۹۹۵ء

دعا اور کوشش

سطحی سوچ رکھنے والے شخص کے لئے دعا اور کوشش میں تضاد نظر آتا ہے۔ جب خدا قادر و توانا ہے اور وہ ہماری دعا کو سنتا بھی ہے اور اسے قبول بھی کرتا ہے۔ تو پھر جب اس سے کہہ دیا گیا کہ ہمیں یہ ضرورت ہے یا ہماری مراد فلاں بات سے پوری ہو سکتی ہے تو ساری بات اسی پر چھوڑ دینی چاہئے۔ کوشش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن یہ سوچ انتہائی طور پر سطحی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے صرف کہہ دینا کافی نہیں۔ اس سے دعا کرنے کے ساتھ ساتھ انسان کو اپنے وسائل بھی استعمال کرنے چاہئیں اور اپنی سی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ دعا اس لئے کرے کہ اس کی کوشش صحیح راستے پر چل نکلے اور کوشش اس لئے کرے کہ خدا تعالیٰ کو آزمانا مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مدد حاصل کرنی ہے۔ اور مدد تو اسی بات کے لئے حاصل کی جائے گی کہ جو کوشش ہم کر رہے ہیں اس کا اچھا نتیجہ نکلے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"اور (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ان کو عقل، فکر، فہم، فراست اور رزق اور مال وغیرہ عطا کیا ہے اس میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے لئے صرف کرتے ہیں۔ یعنی فعل کے ساتھ بھی کوشش کرتے ہیں۔ پس جو شخص دعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متقی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) یاد رکھو کہ جو شخص پورے فہم اور عقل اور زور سے تلاش نہیں کرتا وہ خدا کے نزدیک ڈھونڈنے والا نہیں قرار پاتا۔ اور اس طرح سے امتحان کرنے والا ہمیشہ محروم رہتا ہے لیکن اگر وہ کوششوں کے ساتھ دعا بھی کرتا اور پھر اس سے کوئی لغزش ہوتی تو خدا اسے بچاتا۔ اور جو آسانی تن کے ساتھ دروازہ پر آتا ہے اور امتحان لیتا ہے تو خدا کو اس کی پرواہ نہیں ہے"۔

اس ارشاد میں دعا اور کوشش دونوں کو اکٹھے کرنے کی ضرورت کی تلقین کی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں وسائل عطا فرمائے ہیں۔ جو ہمیں عقل، فکر، فہم، فراست اور رزق و مال دیا ہے اس کو کام میں لانا ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مانگیں اور اس طرح مانگیں کہ مانگتے ہوئے اس کی پہلے دی ہوئی چیزوں کو استعمال کریں۔ یہ بھی جذبات تشکر کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ یعنی جو کچھ پہلے مل چکا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں۔ اور جو کچھ مانگنا ہے اس کے لئے اپنے وسائل استعمال کریں۔ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا۔ اور ان دونوں چیزوں کو الگ الگ کر کے نتائج کا خواہاں ہوتا ہے تو اسے صحیح نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔ اگر صرف دعا کرے اور کوشش نہ کرے تب بھی صحیح نتیجہ نہیں مل سکتا۔ اور اگر صرف کوشش کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوا اس سے دعا نہ کرے تو پھر بھی اس کو صحیح نتیجہ نہیں مل سکتا۔ پس لازم ہے کہ ہم دعا بھی مانگیں اور کوشش بھی کریں اور ان دونوں باتوں کو باہم دگر آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دعا کرتا ہے اور کوشش نہیں کرتا تو وہ گویا کہ اللہ تعالیٰ کا امتحان لیتا ہے۔ ایسے شخص کی خدا تعالیٰ کو ہرگز پرواہ نہیں۔ وہ اس کی دعا کیوں سنے گا۔ وہ اس کی بات کیوں مانے گا۔

پس کوشش اور دعا ساتھ ساتھ چلیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازتا ہے۔

حسنِ مجبوب کے جلوے جو دکھا دیتے ہیں
ذرّے ذرّے کو جو وہ طُور بنا دیتے ہیں
دل تو ہے دل ہی فقط' دیدۂ بینا والے
جانِ شیریں بھی بصد شوق لُٹا دیتے ہیں

ابوالاقبال

○

نامہرباں ہے مجھ پہ وہ جانِ جہاں ہنوز
ہے زندگی پہ موت کا مجھ کو گماں ہنوز

سینے کا داغِ عشق فروزاں نہیں ابھی
محروم آفتاب ہے یہ آسماں ہنوز

ہر چند کے اُس گلی میں گذاری ہے میں نے عمر
لیکن جبیں سے دُور ہے وہ آستاں ہنوز

سر پھوڑنے چلا ہُوں مَیں اس در پہ رات کو
ڈر ہے نہ جاگتا ہو کہیں پاسباں ہنوز

سُنتا نہیں ہے کوئی یہاں دوسرے کی بات
اپنی سنا رہا ہے ہر اک داستاں ہنوز

آئے گی ان کے فہم میں کیونکر صبا کی بات
سمجھے نہیں جو لالہ و گل کی زباں ہنوز

قاصد کی گفتگو سے مَیں کچھ مطمئن نہیں
اس کو سکھا رہا ہوں مَیں طرزِ بیاں ہنوز

اُس جنبشِ نگاہ سے پالا نہیں پڑا
نازاں ہے اپنے گردشوں پہ آسماں ہنوز

کچھ رہبروں کے بھیس کو پہچانتا ہوں مَیں
خطرے میں ہے یہ قافلہ اے رہرواں! ہنوز

یہ دورِ نَو اور اس میں تبسّم! یہ تیرا زُہد
بالکل بجا کہ تجھ سے ہیں سب بدگماں ہنوز

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم

خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا

جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

غریقِ ورطۂ بحرِ محبت
نہ بر مہرش نظر باشد نہ بر کیں

بحر عشق کے بھنور میں غرق ہونے والے کو نہ اس کی محبت پر نظر ہوتی ہے نہ غصہ پر

بگوشِ عاشق از لبہائے دلدار
چناں نفریں عزیز آید کہ تحسیں

دلبر کے ہونٹوں سے عاشق کے کانوں میں ملامت بھی ویسی ہی پسندیدہ ہے جیسے کہ شاباش

چناں رویش خوش افتد از سرِ عشق
کہ قرباں مے کند بروئے دل و دیں

عشق کی وجہ سے محبوب کا چہرہ اتنا دلپسند ہوتا ہے کہ وہ اس پر اپنا دل اور دین قربان کر ڈالتا ہے

شب و روزش بہ دلبر کار باشد
دل و جانش شود آں یارِ شیریں

دن رات اسے دلبر سے ہی کام رہتا ہے اور وہ پیارا دوست اس کا دل اور جان بن جاتا ہے

بسوزد ہرچہ غیرِ یار باشد
ہمیں ایں عشق را رسم است و آئیں

جو بھی یار کے سوا ہو عاشق سب کو جلا دیتا ہے اس عشق کی یہی رسم اور یہی طریقہ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔
ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ عاشق صادق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

کہ اسے اپنے محبوب سے ایسی محبت ہوتی ہے کہ وہ اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کا محبوب محبت کی نظر ڈالتا ہے یا کسی بات پر اس سے غصے کا اظہار کرتا ہے وہ صرف اتنا جانتا ہے کہ اس کا محبوب اس کا محبوب ہے اور وہ جو چاہے کرے۔ اور اس کا محبوب ملامت کرے تب بھی وہ اس کو پسند کرتا ہے اور اس کو اچھا سمجھے اور اسے شاباش دے تب بھی اس کی محبت قائم رہتی ہے تاکہ محبت کو اس طرح جذبات سے وابستہ نہیں کرتا کہ دوسری طرف سے بھی محبت ہی ملے تو محبت جاری رکھی جائے اسے تو محبوب سے پیار ہوتا ہے اور محبوب کی ہربات اسے دل پسند ہوتی ہے اس کا غصہ بھی اس کے لئے دل پسند ہے اور اس کی محبت بھی۔ اس کی طرف سے ملامت بھی اور اس کی طرف سے شاباش کا ملنا بھی۔ بات دراصل یہ ہوتی ہے کہ محبوب کا چہرہ عاشق صادق کو اتنا پسند ہوتا ہے کہ وہ اس پر اپنی دل و جان اور اپنا دین تک قربان کر ڈالتا ہے۔ وہ اس کی ہربات سے راضی رہتا ہے اور اس کی ہربات پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ دن رات اسے کسی اور سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ وہ صرف اور صرف اپنے محبوب سے کام رکھتا ہے۔ اسی سے محبت اور پیار کرتا ہے۔ اور اس کا دل اور اس کی جان دراصل وہی محبوب ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس کا دل اور اس کی جان اس کا محبوب ہی ہوتا ہے اس لئے محبوب کی کوئی بات بھی اسے ناپسند نہیں ہوتی۔ اسے ہر وقت یاد رکھتا ہے اور اس کی یاد کے علاوہ باقی سب چیزوں کو بھول جاتا ہے۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ عشق کے یہی طور طریق ہیں۔ جس کسی کو کسی سے عشق ہوتا ہے وہ اپنے جذبات کی بھی قربانی دیتا ہے اور اپنے جان و مال کی بھی اس کی ہر امنگ اور اس کی ہر امید اس کے محبوب سے وابستہ ہوتی ہے اور محبوب کی ہربات اسے دلپسند ہوتی ہے یہ ہے عشقِ حقیقی۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی عشق کرنے کی ضرورت ہے عاشق صادق کے لئے اسی قسم کا عشق اور محبت شایان شان ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کسی حصہ دار کو پسند نہیں کرتا۔ اگر انسان کچھ خدا کے لئے ہو اور کچھ کسی اور کے لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنا حصہ بھی اسی دوسرے کو دے دیتا ہوں۔

پس ان اشعار کے مطابق ہماری محبت بے لوث ہونی چاہئے۔ ہمیں ہمیشہ خدا تعالیٰ پر نظر رکھنی چاہئے۔ اور ہمیں ہر حال میں راضی برضا رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جس حال میں رکھے ہمیں اسی میں خوش و خرم رہنا چاہئے یہی اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت کا راز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

JAPAN - KOBE UPDATE

جاپان کے ایک مشہور اخبار میں احمدیہ کیمپ کا تفصیلی تذکرہ

لندن: ۵- مارچ ۱۹۹۵ء- احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام جاپان- کوبے اپ ڈیٹ میں بتایا گیا کہ جاپان کے دو بڑے اور مشہور ترین اخبارات میں سے ایک مائی نی چی شمبن میں جماعت احمدیہ کے زلزلہ زدگان کے لئے امدادی کیمپ کے بارے میں ایک تفصیلی مضمون شائع کیا گیا جس میں احمدیہ کیمپ کی خدمات کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن اس پروگرام میں جاپان کے شہر کوبے سے براہ راست رابطے کے ذریعے تازہ ترین حالات بیان کرتے ہیں۔

مکرم راشد صاحب نے احمدیہ کیمپ کے نمائندہ مسٹر میوشی سے بات چیت کی جنہوں نے جاپان کے ایک مشہور اخبار مائی نی چی شمبن میں شائع ہونے والے مضمون کی تفاصیل سے آگاہ کیا۔ یہ مضمون اس اخبار کے رپورٹر موی ہیرہ نے لکھا ہے۔ وہ خود احمدیہ کیمپ آئے اور اس میں کچھ وقت گذارا اور پھر اپنے چشم دید مشاہدات بیان کئے۔

مضمون کا آغاز اس طرح سے کیا گیا ہے۔

غیر ملکی رضاکار زندہ باد

"گرم سوپ لے لیں۔ چائے بھی موجود ہے۔"

یہ آواز کوبے شہر کے ناگاتا وارڈ کے احمدیہ کیمپ سے علی الصبح آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اعلان کرنے والے کے مضبوط لہجے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ غیر ملکی ہے۔ ان رضاکاروں کی ہر صبح کیتلی سے نکلنے والی بھاپ سے شروع ہوتی ہے۔ جو سب قوموں کو یکجا کر دینے والے کوبے کے زلزلے میں خدمت خلق میں مصروف ہیں۔

جاپان میں جماعت احمدیہ کا مرکز ناگویا میں ہے۔ یہ جماعت کوبے کے زلزلے کے دو دن بعد یعنی ۱۹- جنوری کو اس مقام پر پہنچی۔ اس جماعت کے دو پاکستانی رضاکاروں نے شہر کا نقشہ دیکھ کر شہر کے سب سے زیادہ متاثرہ حصے ناگاتا وارڈ کا انتخاب کر کے وہاں اپنا کیمپ قائم کیا۔ جہاں ۲۴ گھنٹے گرم پانی کا انتظام موجود ہے۔

جاپانیوں کی شکل و صورت سے مختلف نقش اور شکل کے رضاکاروں نے جو ایسی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے جن سے جاپانی افراد ناواقف تھے زلزلہ زدگان کی مدد کا سلسلہ شروع کیا۔ شروع شروع میں تو شہری ان لوگوں کو دیکھ کر ایک دفعہ ٹھٹھک گئے۔ لیکن بعد میں بہت اطمینان کے ساتھ ان سے گھل مل گئے۔ کیمپ کے انچارج مسٹر مغفور احمد منیب نے بتایا کہ جاپانی بہت خوددار قوم ہیں پہلے پہلے تو یہ شدید ضرورت کی چیزیں بھی نہ لیتے تھے۔ لیکن پھر ہمارے رضاکاروں کی مسکراہٹ گرم جوشی اور محبت سے انہوں نے جاپانیوں کے دلوں میں گھر کر لیا۔

ایک جاپانی خاتون نے کہا کہ "جاپانیوں کو ان سے سیکھنا چاہئے کہ کس طرح خدمت کی جاتی ہے۔" مذہب اور قوم سے بالاتر دوسرے رضاکار بھی ان کے ساتھ خدمت میں شامل ہو گئے ہیں۔

ہفتہ اتوار کو چھٹیوں کی وجہ سے ۲۰- ۳۰ رضاکار کام میں مصروف ہوتے ہیں۔ ایک تنظیم نے بتایا کہ ہم اپنے کاموں میں سیاست یا مذہب کو داخل نہیں ہونے دیتے اس لئے ہم اس (احمدی) تنظیم کے ذریعے مذہب سے بالاتر ہو کر خدمت کر رہے ہیں۔

اس کیمپ کے نائب انچارج ۵۸ سالہ جاپانی مسٹر نوبو میوشی ہیں۔ زلزلے میں ان کا گھر جائیداد سب کچھ راکھ ہو گیا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ زلزلے کے بعد فارغ رہنے کی وجہ سے اپنے نقصان کے صدمے سے مجھے دن گذارنا مشکل ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ میں کسی تنظیم میں شامل ہو کر زلزلہ کے متاثرین کی امداد کروں چنانچہ میں احمدیہ کیمپ میں شامل ہو گیا۔ جہاں کام کر کے مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے۔

کوبے شہر نے اپنے تباہ شدہ وسائل کی بحالی کا کام شروع کر دیا ہے۔ لیکن کوئی نہیں جانتا کہ یہ کام کتنا طویل اور صبر آزما ہے۔

اس کیمپ میں مزیدار سوپ کی بھاپ کے ساتھ مختلف قوموں کی مسکراہٹ والے چہرے نظر آ رہے ہیں۔ کوبے کے شہریوں کو بہت اچھا لگتا ہے جب کوئی غیر ملکی بڑے ادب اور احترام سے کسی بزرگ خاتون سے مخاطب ہو کر کہتا ہے'

"اماں جی! اپنی صحت کا خیال رکھیں"

کوبے کے شہریوں کو یہ باتیں بہت بھلی لگتی ہیں۔

مکرم راشد صاحب نے پروگرام کے آخر میں مسٹر میوشی سے کہا معلوم ہوتا ہے احمدیہ کیمپ میں دیا جانے والا سوپ لوگوں کو بہت پسند آتا ہے۔

مسٹر میوشی نے کہا آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ یہ بہت ذائقہ دار ہوتا ہے۔ اور جو لوگ یہاں آتے ہیں وہ اس کو بھولتے نہیں۔ اسی لئے اخبار مذکور کے رپورٹر کو بھی اس سوپ کا ذکر نہیں بھولا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مہر آپا صاحبہ

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی سادگی

میانہ روی اور انکساری کی منفرد شان

قدرت ثانیہ کے نظام سے مثالی وابستگی اور اطاعت کا مثالی نمونہ

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب عاجزی اور انکساری کا پیکر تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی محبت اور اس کی خاطر قربانی کا جذبہ تو کوٹ کوٹ کر ان کے اندر بھرا ہوا تھا۔ قدرت ثانیہ کے تمام مظاہر سے بے انتہا عشق رکھتے تھے جماعت کے لئے انتہائی غیرت و حمیت کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کی ہمدردی اور بے لوث خدمت بھی ان کا طرہ امتیاز تھی۔ آپ بلا امتیاز تمام حاجت مندوں کا بہت خیال رکھنے والی عظیم شخصیت تھے۔ ان کے متعلق جو واقعات مجھے یاد ہیں وہ لکھ رہی ہوں۔

ہمارے مستقل طور پر قادیان آنے سے بہت پہلے کی بات ہے۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر حسب معمول ہم لوگ چار پانچ دن کے لئے قادیان آئے ہوئے تھے۔ جلسہ کے پروگرام کے دوسرے یا تیسرے دن جب ابا جان حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب گھر آئے تو بر سبیل تذکرہ فرمانے لگے کہ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہے جو سٹیج کے ٹکٹوں اور حلقہ خاص کے ٹکٹوں کے لئے بڑی جدوجہد کرتے ہیں اور عذر لنگ یہ پیش کرتے ہیں کہ ہمیں چونکہ پروگرام اچھی طرح سنائی نہیں دیتا اس لئے ہمیں سٹیج پر یا حلقہ خاص میں جگہ ملنی چاہئے وغیرہ وغیرہ لیکن میں نے آج دیکھا ہے کہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب جلسہ گاہ میں سٹیج کے سامنے زمین پر بیٹھے ہوئے تھے جس پر صرف پرالی بچھی ہوئی تھی اور وہ پورے انہماک سے جلسہ کی کارروائی سن رہے تھے۔ اس واقعہ سے ان کی انکساری کی شان اور نظام سلسلہ کے احترام کی روح اور فدائیت کا جذبہ خوب آشکار ہوتا ہے۔

آپ کی قدرت ثانیہ کے آسمانی نظام سے وابستگی مثالی تھی اور ائمہ سلسلہ احمدیہ سے محبت بھی مثالی اور نہ صرف دینی امور میں آپ ان سے رہنمائی حاصل کرتے اور اس پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کو فلاح دارین کے لئے ضروری سمجھتے بلکہ عام دنیوی معاملات میں بھی حضرت امام جماعت الثانی سے اکثر مشورہ کرتے رہتے۔ جب آپ کے ہم وطن مخالفین نے انصاف کا خون کرتے ہوئے آپ کے خلاف زبان طعن دراز کرنے میں انتہا کر دی اس وقت بھی آپ حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ سے مشورہ اور رہنمائی کے طلبگار ہوتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے حد نوازا اور موسلا دھار بارش کی طرح باران رحمت کا آپ پر نزول ہوا۔ یہ آپ کے اس ایمان و یقین اور محبت و خلوص کا نتیجہ تھا جو آپ کو خدا تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں سے تھا۔

آپ بے حد سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ باوجود بے حساب مال و منال عطا ہونے کے کبھی اپنی ذات پر خرچ نہ کیا اور نہ ہی کبھی دینی مفاد پر دنیوی مفاد کو ترجیح دی۔ جہاں بھی اور جس قدر بھی جائیداد بنائی وہ سلسلہ کو ہی دے دی۔ قادیان میں بھی ان کی کوٹھی تھی، پھر ربوہ میں بھی آپ نے کوٹھی بنوائی۔ ان کے بنانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ بیرونی دنیا سے جو لوگ سلسلہ احمدیہ کی تحقیق کے لئے آتے ہیں ان کے مناسب حال رہائش کے لئے یہ عمارتیں کام آئیں۔

اپنی زبان اور اپنے تمدن سے ان کو گہرا تعلق اور لگاؤ تھا۔ سادگی بہت پسند تھی۔ اپنے وطن کا لباس پہننے میں ان کو خاص خوشی اور طمانیت محسوس ہوتی تھی۔ جب کبھی اپنے ہم وطنوں کو دوران گفتگو انگریزی، اردو، اور پنجابی ملا کر بولتے ہوئے سنتے تو وہیں ٹوک دیتے فرماتے میاں! سیدھی طرح اپنی زبان میں بات کرو یہ بھی کوئی بات ہے کہ دو لفظ انگریزی کے اور پنجابی یا اردو کے لئے اور ایک نئی زبان بنا ڈالی۔ آپ خاص طور پر نوجوانوں کو سمجھانے کی غرض سے ضرور ٹوکتے۔ آجکل اکثر لوگ اپنی زبان میں بات کرتے کرتے بلا ضرورت انگریزی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور اس بات کو فیشن میں داخل سمجھتے ہیں مگر حضرت چوہدری صاحب کو یہ طریق بالکل پسند نہ تھا۔

کھانے پینے میں بھی بڑی سادگی تھی۔ اول تو ذیابیطس کی بیماری کی وجہ سے غذا ویسے ہی مختصر تھی مگر آپ اس معاملہ میں پھر بھی سختی سے پرہیز کرتے۔ اپنی کوٹھی تعمیر ہونے سے قبل جب کبھی آپ حضرت امام جماعت الثانی سے ملاقات کے لئے آتے اور مرکز سلسلہ میں قیام فرماتے تو اپنے جس گھر میں حضرت صاحب کی باری ہوتی آپ بھی اسی گھر کے مہمان شمار ہوتے جب کبھی مجھے آپ کی میزبانی کا موقع ملتا تو میں آپ کی بیماری کے مد نظر مناسب غذا تیار کرواتی۔ ایک دفعہ آپ نے حضرت صاحب سے کہا کہ مہر آپا میرے کھانے کا بہت تکلف سے اہتمام کرتی ہیں صرف ایک آدھ ڈش اور سلاد ہی میرے لئے کافی ہوتی ہے۔ جب حضرت صاحب نے اندر آکر مجھے بتایا تو میں نے کہا جب ان کی خوراک صرف White Meat تک محدود ہے تو پھر کچھ نہ کچھ اس میں تنوع تو ضرور ہونا چاہئے۔

حضرت امام جماعت الثانی کے سفر یورپ میں آپ تمام وقت حضرت صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ حضرت صاحب کا تمام کام اپنے ہاتھ سے کرتے۔ آپ کا سامان خود اٹھاتے رہے کیونکہ وہاں ہمارے ہاں کی طرح سامان اٹھانے کے لئے قلی وغیرہ عام نہیں ہوتے۔ اول تو وہ لوگ اس قدر سامان سفر میں ساتھ رکھتے ہی نہیں۔ یہاں سے روانگی سے قبل بھی چوہدری صاحب بڑے اصرار سے بار بار یہی پیغام بھجواتے رہے سامان تھوڑا لے جائیں وہاں اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی مگر تھوڑا تھوڑا کر کے بھی سامان اچھا خاصا ہو گیا۔

دوران سفر جب وینس (اٹلی) پہنچے تو وہاں نہ کوئی قلی تھا نہ مزدور حضرت چوہدری صاحب نے تمام سامان اپنے کندھوں پر اٹھا اٹھا کر کار سے گنڈولے، تک پہنچایا اور مسکراتے ہوئے فرمایا دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ اس قدر سامان نہ لے جائیں۔ خیر بیبیوں کو پتہ تھا ظفراللہ ساتھ ہے خود ہی سامان اٹھاتا پھرے گا۔ چوہدری صاحب نے تو مزاحاً" یہ بات کہی تھی مگر مجھے بہت احساس ہوا کہ ان پر اتنا بوجھل کام آن پڑا ہے۔ وہ تو اپنے حبیب حضرت امام جماعت الثانی کے عشق و محبت میں اپنی ذات سے بے نیاز ہو کر سب کام کر رہے تھے۔ اس زمانہ میں کسی کو دو چار پیسے مل جائیں یا اعلیٰ تعلیم حاصل کر لے تو وہ اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے لگتا ہے مگر چوہدری صاحب کو کامل سلیم فطرت ملی ہوئی تھی۔ آپ کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی کہ اتنی بڑی شخصیت اور انکسار کا یہ عالم!

سارے سفر یورپ کے دوران میں نے گوشت کو ہاتھ نہ لگایا چاہے وہ کوشر (یہودیوں کا ذبیحہ) ہی ہو۔ روزانہ چوہدری صاحب ہم لوگوں کے متعلق پوچھتے کہ ہر ایک کیا چیز کھانا پسند کرے گا تاکہ وہی چیز منگوائی جائے۔ میں نے ایک دفعہ کہہ دیا کہ میرے لئے تو صرف مچھلی یا کوئی سبزی کافی ہے گوشت میں قطعی طور پر نہیں کھاؤں گی۔ آپ نے اسی وقت فارسی کا ایک شعر پڑھا۔ شعر بہت عارفانہ تھا جس سے میری حد سے زیادہ احتیاط بے معنی ہو کر رہ جاتی تھی۔ میں نے کہہ تو دیا کہ میں کوشش کروں گی مگر طبیعت نہ مانی اور میرا اسی طرح گزارا ہوتا رہا۔

آخر اس احساس کے تحت کہ میں گوشت کی کوئی چیز نہیں کھا رہی چوہدری صاحب نے حضرت صاحب سے کہا کہ حضرت صاحب! میں حسب سابق پابندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے مہر آپا کے لئے ایک خاص ڈش کا انتظام کرتا ہوں ان کو وہ ضرور پسند آجائے گی۔ یہ کہہ کر آپ نے اس ڈش کا آرڈر دیا جب وہ ڈش تیار ہو گئی تو چوہدری صاحب نے حضرت صاحب سے کہا کہ یہ خاص طور پر مہر آپا کے لئے بنوائی گئی ہے ان سے کہیں اب تو کھالیں۔ ڈش دیکھنے میں خوش منظر تھی مگر میرا دل کسی طور راضی نہ ہوا اور میں نے ڈش چپکے سے چھپادی۔

اسی طرح آسٹریا میں ایک دفعہ کھانے کا وقت ہوا تو ہم ہوٹل میں گئے۔ چوہدری صاحب نے میرے لئے بھی انڈوں کا سوپ منگوایا۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ مجھے یہ اچھا نہیں لگتا۔ جب چوہدری صاحب کو پتہ چلا کہ میں وہ نہیں پی رہی تو آپ نے سوپ کا وہ پیالہ خود اپنے پاس منگوایا اور زرمی خورم" کہتے ہوئے وہ پی لیا۔ مطلب یہ تھا کہ آخر اس پر رقم اٹھی ہے وہ کیوں ضائع ہو میں استعمال کر لیتا ہوں۔ آپ کو ضیاع اور فضول خرچی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔

ایک بار وینس میں چوہدری صاحب نے ہم مستورات کے لئے کھلے سمندر کی سیر کا انتظام کیا۔ مقصد یہ تھا کہ ہماری ذہنی تھکاوٹ دور ہو کیونکہ ہم لوگ سارا وقت ہی حضرت صاحب کی بیماری کی وجہ سے بڑے دباؤ کا شکار رہتے تھے۔

بہرحال صاحبزادی امتہ الجمیل، صاحبزادی امتہ المتین اور میں سیر کے لئے گئے۔ سیر کے دوران چوہدری صاحب بہت سے اہم تاریخی مقامات دکھاتے چلے گئے اور ساتھ ان کا تاریخی پس منظر بھی بتاتے رہے۔

اس تاریخی سفر میں چوہدری صاحب نے جس طرح اپنے آقا کی خدمت کی اس کا اجر تو خدا کے پاس ہے مگر ہمارے دلوں میں بھی ان کی قدر اور عظمت بہت بڑھ گئی۔ بڑے بے نفس انسان تھے، بے لوث اور بے ریا۔ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت صاحب کے قدموں میں جگہ دے اور ان کی روح کو سکون بخشے۔

(ماہنامہ خالد دسمبر ۱۹۸۵ء وجنوری ۱۹۸۶ء)

خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے

توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں۔ دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا۔ کوئی ذرا سا کام کر کے خیال کر لینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے۔ یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دے کر یا مٹی کی مٹھی دیکر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

معین باری سابق ایم این اے —— بشکریہ روزنامہ "جنگ" لاہور

تاریخ انسان کو خود کشی سے روکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کئی سال بیت گئے ہیں ایک دن لائف میگزین دیکھ رہا تھا امریکہ کے صدر کینڈی اپنے والد کے ساتھ کھیلتے دکھائے گئے تھے سوچنے لگا کہ یہ شخص کتنا خوش قسمت ہے اربوں پتی ہے بیٹا امریکہ کا صدر دوسرا وزیر تیسرا سینٹر۔ دولت و اقتدار ان کی باندیاں ہیں۔ کیا دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی خوش نصیب ہو سکتا ہے۔

پھر عرصہ بیت گیا اور اتفاق سے بزرگ کینڈی کی تصویر اسی میگزین میں دیکھنے کا اتفاق ہوا فالج کا مریض سٹریچر پر پڑا تھا۔ سٹریچر پر انہیں جکولین کے کمرے میں لے جایا جا رہا تھا وہ اپنے مقتول بیٹے جان کینڈی کی بیوہ کو اوناسس سے شادی پر مبارک باد دینے جا رہے تھے..... سوچ آئی.... واہ ری سیاست تیرے کرشمے جان کینڈی کرہ ارض کی ایک سپر طاقت کا فرمانروا قتل ہو گیا...... بوبی کینڈی بھی مارا گیا اور ان کے بوڑھے باپ کو ان صدمات نے اتنا نڈھال کر دیا کہ فالج کا مریض بن گیا..... نصیب نے اتنا شامت زدہ کر دیا کہ بیماری کی حالت میں اپنی بیوہ بہو جکولین کو ارب پتی بوڑھے سے شادی پر مبارک باد دینے جا رہا ہے۔

۳۱۔ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی صبح سوا نو بجے نئی دلی میں وزیر اعظم ہند کی سرکاری رہائش گاہ میں حسب معمول پولیس اور سٹاف کی سرگرمیاں اپنے شباب پر تھیں مسٹر سٹینوف عالمی شہرت رکھنے والے ایکٹر' ڈائریکٹر اور مصنف مسز اندرا گاندھی کی رہائش گاہ کے لان میں بیٹھے ہوئے ان سے انٹرویو کے منتظر تھے...... وزیر اعظم وقت پر اپنے کمرے سے نکلیں وہ لان میں داخل ہونے ہی والی تھیں کہ گولیوں کی آواز سنائی دی اندرا کے دو محافظوں نے اچانک ان پر حملہ کر دیا ایک نے پستول سے فائر کئے اور دوسرے نے اپنی اسٹین گن کی ۲۰ گولیاں ان کے بدن میں پیوست کر دیں۔ نہرو کی اکلوتی بیٹی ۱۷ء پاک بھارت جنگ کی بھارتی ہیرو اور بھارت کی وزیر اعظم جس نے مشرقی پاکستان میں ہزاروں بھارتی مسلح گوریلوں کو داخل کر کے وہاں خون کی ندیاں بہا دیں اور جس کے حکم پر سکھوں کی عبادت گاہوں پر فوج کشی کی گئی اسے اپنے ہی محافظوں نے مار ڈالا جیسے پولیس کسی خطرناک ڈاکو کو مار دیتی ہے۔

کسی جلسہ میں بھٹو تقریر کرنے جاتے تو عوام الناس کا جم غفیر لگ جاتا...... اسی بھٹو کے ایک محسن نے انہیں تختہ دار تک پہنچا دیا..... جنرل ضیاء الحق بھی اپنے ساتھیوں سمیت آگ کی نذر ہو گئے۔ ان کے جسم کی ہڈیوں کی اتا پتی تک نہ ہونے دی گئی۔ اعجاز الحق کو بھی جوش خطابت میں جیل کی ہوا کھانا پڑی..... ایک دن وفاقی وزیر شیخ رشید اپنے دوستوں کے ساتھ خوش گپیاں کرتے ہوئے لمبی سی جھنڈے والی کار میں راقم کے پاس سے گزرے۔ وہ اسلام آباد کے سرسبز دامن کوہ کی سمت جا رہے تھے اسی پر کشش حسین پہاڑ پر ایک خوبصورت ہوٹل ہے جہاں شیخ صاحب کبھی دوستوں کے ساتھ لنچ کیا کرتے خیال آیا کہ زندگی ہو تو ایسی ہو پاور' اقتدار دوست محفلیں' یہ بھول گیا کہ حسن اقتدار' دوست دولت خوشی غمی یہ تو آنے جانے والی چیزیں ہیں...... وہی شیخ رشید آج سات سال جیل بامشقت کاٹ رہے ہیں .... شیخ رشید تو بڑے خوش قسمت انسان ہیں جو آج زندہ و پائندہ ہیں....... ارباب اختیار کو سربازار للکارنے والوں کا جو حشر ہوا اسے تو تاریخی اوراق میں ہی دیکھا جا سکتا ہے....... یہ جیل شیخ صاحب کو پختہ سیرت اور دوراندیش بنا دے گی اگر وہ اس قید میں دینی اور تاریخی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ ایسے لوگوں کی دلجوئی حوصلہ افزائی اور تحفظ کے لئے لڈل ہارٹ اپنی کتاب "وہ تاریخ سے کیوں سبق نہیں سیکھتے" میں لکھتا ہے کہ "تاریخ کا مطالعہ انسان کو خود کشی سے روکتا ہے" لڈل ہارٹ یورپ کا مشہور عسکری تجزیہ نگار اور مورخ تھا جسے فیلڈ مارشل منٹگمری اور جرنیل رومیل اپنا استاد مانتے تھے جس کی عسکری تھیوری کو مدنظر رکھتے ہوئے جرمنوں نے دوسری عالمی جنگ کا آغاز کر دیا تھا۔

ماضی میں بعض قائدین نے تو قید و بند اور موت کا اس طریق سے مقابلہ کیا کہ سن کر عقل دنگ رہ جاتی ہے سرمد نے تو کمال کر دی اس ننگے فقیر نے اپنے مقدمے کی پیروی خود کی...... عدالت دلی کے قلعہ میں منعقد ہوتی جہاں چوٹی کے عالم دین اور قاضی آتے۔ شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر مقدمہ کی کارروائی سننے آتا۔ فیصلہ سنانے کے بعد جب سرمد کو قتل گاہ کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو دلی والوں کا جلوس ساتھ ساتھ تھا۔ شاہی مسجد کے پاس ہی مقتل تھا جلاد نے تلوار اٹھائی تو سرمد نے مسکراتے ہوئے ایک شعر پڑھا جو تاریخ کی زینت بن گیا۔

اقتدار کی جنگ میں دارا شکوہ کا قصہ بڑا دلچسپ اور سبق آموز ہے..... تخت کی بجائے تختہ نصیب ہوا....... بھائی (اورنگ زیب) کے حکم پر دلی کے ایک تنگ و تاریک مکان میں بند کر دیا گیا .... زہر کے ڈر سے اپنا کھانا آپ پکاتا اور بیٹا سپر شکوہ چولہے میں آگ جلاتا...... شاہ جہاں قید تنہائی میں مرا اور نور جہاں ملکہ ہند کو مرنے تک لاہور کی حدود سے باہر جانے کی اجازت نہ تھی .... تاریخی واقعات پڑھ کر ایک دکھی انسان کو کس قدر ڈھارس ہوتی ہے۔ فرمانرواؤں کو عبرت امراء کو خوف خدا اور بے لگام سیاستدانوں اور نوکر شاہی کے پرزوں کو عجز و انکساری کا سبق ملتا ہے۔

اقتدار کے کھلاڑیوں اور پاور کے پجاریوں کو ہر دور میں ایسے مراحل سے گزرنا پڑا۔ برصغیر میں ہر دور کے اختتام پر دلی اور لاہور قلعوں کی گزرگاہوں کو تاریخ نے خون سے رنگ دیا .... وہ وقت بھی آیا جب انگریز نے مسلمانوں کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر کو قلعہ دلی سے نکال دیا اس دن دلی میں بڑا قتل عام ہوا تھا شہزادے اور شہزادیاں جو بچ گئیں وہ بھیس بدل کر دلی سے بھاگ گئیں اور دور دراز شہروں میں آباد ہو گئیں بعض شہزادیوں نے اپنے ملازموں سے شادیاں کر لیں اور شہزادے عموماً" تانگہ بان بن گئے۔ تقسیم ہند کے وقت لدھیانہ اور لکھنؤ میں تانگہ بان عموماً" شہزادے کہلاتے تھے۔

ہندوستان سے پاکستان بنا تو اپنوں کی حکومت آئی لیکن طرز حکمرانی اور سیاسی کلچر نے رنگ نہ بدلا اقتدار فرنگی زمانے کے امراء کے پاس ہی رہا جن کی دولت و ثروت میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا گیا اور ورثاء بیورو کریٹس کے ذریعے عوام پر حکمرانی کرتے رہے۔ قائد اعظم کی پر اسرار حالات میں وفات نوابزادہ لیاقت علی خان کا قتل محترمہ فاطمہ جناح کی لاش پر ضربوں کے نشان بھٹو کو پھانسی...... مجیب الرحمان کی بغاوت اور قتل ضیاء الحق کا ہوائی حادثہ یہ سب تاریخی حادثات اور تقدیر کے عجائبات تھے۔

زمانہ ماضی میں سیاسی بھنور بہت گہرے اور خطرناک ہوتے تھے جو پھنس جاتا اس کا نکلنا محال ہو جاتا پرانے قلعوں کے زندان اس کی گواہی دیتے ہیں....دور حاضر کے سیاسی بھنور اتنے عمیق اور خطرناک نہیں رہے...... ان میں پھنس کر نکل آنا قدرے آسان ہو گیا ہے سیاست دان جیلوں میں جا کر صحیح سلامت نکل آتے ہیں اس لئے سیاسی جیلیں وہ جیلیں نہیں رہیں جہاں بادشاہ لوگ اپنے مخالفین کو ہاتھی شیروں سے پھڑوا دیا کرتے تھے۔ اب صرف جیل فوبیا رہ گیا ہے بعض تو جیلوں میں جانا فخر و امتیاز سمجھتے ہیں کہ جیل جانے سے سیاسی زندگی کی ابتداء ہوتی ہے۔

جب بد دیانتی' ہارس ٹریڈنگ اور قومی خزانوں کی لوٹ عام ہو جائے' امراء کی دولت اور عیاشیاں حد سے تجاوز کر جائیں اور ذرائع معاش پر ان کا قبضہ ہو...... جہاں نوکر شاہی اس قدر مغرور اور بے لگام ہو کہ عوام سرکاری دفاتر کے پاس جانے سے خوف کھائیں ...... جہاں سیاست بہت بڑا کاروبار بن جائے' مافیا اور کلاشنکوف کلچر قدم جما لے اور جہاں انتظامیہ کے افسر معزز گھرانوں کے سپوت ڈکیتیوں میں ملوث ہوں اور ان پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے اور دوسری طرف عوام بھوک و ننگ کا شکار ہوں..... جہاں قائدین اور عوام میں دوریاں اور فاصلے حد سے بڑھ جائیں وہاں تاریخ کون سا سبق سکھاتی ہے یہ باتیں بھی لڈل ہارٹ کی کتاب میں بڑی تفصیل سے لکھی ہیں....... سوچنے لگا کیا بے نظیر حکومت اس قلیل دور اقتدار میں ان ملی اوصاف کو بدل سکیں گی۔

پچھلے دو ہزار سالوں میں برصغیر میں بڑی بڑی تبدیلیاں آئیں۔ کبھی ایرانی کبھی یونانی' کبھی ہن' کبھی بیکٹرین' کبھی عرب کبھی تاتاری کبھی منگول کبھی پٹھان' کبھی مغل اور کبھی انگریزوں نے اس خطہ زمین پر یلغاریں کیں..... بہت خون بہایا اور سوائے انگریز کے باقی عموماً" یہیں پر آباد ہو گئے ان خونی انقلابوں نے ہندوستانی کلچر میں ہر دور میں ایک نیا رنگ بھرا ایک نئی طرز کے مخلوط معاشرے کو جنم دیا لیکن ایک حقیقت اٹل رہی کہ ہر نئے دور کی ابتداء شمشیر و سناں سے ہوئی اور طاؤس و رباب میں گم ہو جانے والے مغلوب ہوئے غلام بنا لئے گئے زندانوں میں ڈال دیئے گئے یا قتل ہوئے۔

آج جمہوریت کا دور ہے اگرچہ ارباب اختیار اور مخالفین میں وہ خوفناک جنگیں نہیں ہوتیں لیکن صدیوں پرانے کلچر کے اثرات ہمارے خون میں آج بھی موجود ہیں۔ ۲۵ سال قبل وطن عزیز دو لخت ہو گیا اس تباہی میں بھی وہی تاریخی عوامل کار فرما تھے یعنی اقتدار کی خاطر گروہی جنگ جس میں بھائی نے بھائی باپ نے بیٹے اور دوست نے دوست کا خون بہایا۔ خانہ جنگی شروع ہوئی تو پاکستان کے بزرگ اور محب وطن رہنما بھی اسے نہ روک سکے۔ (جنگ لاہور ۶ مارچ ۱۹۹۵ء)

نُور کا چار سُو بسیرا ہے
کیوں تیرے دِل میں پھر اندھیرا ہے

اُس کی ہستی میں جھانک کر دیکھو
جس کی ہر رات اِک سویرا ہے

ایک مدت سے دِل کی بستی میں
ایک ہی شخص کا بسیرا ہے

آ بھی جاؤ کہ باسیوں کے لئے
اِتنی فُرقت کا غم بہتیرا ہے

مختلف نام ہیں لُٹیروں کے
کوئی جوگی' کوئی سپیرا ہے

جانے لوگوں کو کیا ہوا یک لخت
ہر زباں پر ہی نام تیرا ہے

میرے مولیٰ مجھے پتہ دے دے
کب مرے گھر میں اُس کا پھیرا ہے

مجھ سے کیوں دور ہے ارے ناصؔر
جو ازل سے ہی شخص میرا ہے

فرید احمد ناصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کی پہلے ہی معرکہ میں ناکامی

افغانستان کی نئی فوجی اور سیاسی قوت طالبان کا بہت چرچا تھا۔ اس تنظیم نے اپنے قیام کے فوراً بعد جب چہار آسیاب کا رخ کیا تو گلبدین حکمت یار نے زبردست سیاسی اور فوجی فراست سے کام لیتے ہوئے طالبان کا مقابلہ کرنے کی بجائے اپنی فوج پیچھے ہٹالی اور طالبان کی کامیابی کا شور مچ گیا۔ اس کے بعد طالبان نے کابل کا راستہ اختیار کیا اور کابل کے باہر ڈیرے ڈال دیئے۔

ابتدائی کامیابیوں کے بعد طالبان کا تذکرہ ہر اخبار کی زینت بن گیا۔ اور یوں معلوم ہونے لگا کہ جیسے افغانستان کا مستقبل طالبان ہی کے ہاتھ میں ہو گا۔

قطعی بات تو اب بھی کچھ کہنا مشکل ہے لیکن طالبان کو جو پہلا اہم معرکہ درپیش ہوا اور اس میں انہیں جو ناکامی ہوئی اس نے طالبان کی شہرت کا سورج گہنادیا ہے۔

طالبان کے حالیہ معرکوں سے پہلے طالبان کے بارے میں جو تبصرے کئے جاتے تھے ان میں یہی کہا جاتا تھا کہ یہ تنظیم جو مدرسوں کے طلباء پر زیادہ مشتمل ہے اور تجربہ کار جنگجو جس میں کم ہیں۔ اگر ان کو لڑائی لڑنا پڑی تو شاید وہ کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس وقت تک طالبان کی کامیابیوں کو محض اخلاقی کامیابیاں کہا جا رہا تھا۔ اور یہ تصور کیا جانے لگا تھا کہ طالبان محض اپنی اخلاقی قوت سے مزید کامیابیاں بھی حاصل کر لیں گے لیکن یہ امیدیں پوری نہیں ہوئیں۔

افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی نے حالیہ جنگ سے پہلے طالبان سے مذاکرات بھی کئے لیکن کوئی کامیابی نہ ہو سکی۔ طالبان کی نئی قوت کی وجہ سے افغانستان میں اقوام متحدہ کا منصوبہ بھی ناکام ہو گیا۔

حالیہ معرکے میں افغانستان کی حکومت کے جیٹ بمباروں نے طالبان کی پوزیشنوں پر حملے کئے۔ اس کے ساتھ صدر ربانی کی فوجوں نے حملہ بھی کیا۔ اس دو طرفی حملے کا طالبان مقابلہ نہ کر سکے اور پیچھے کی طرف آ گئے۔

صدر ربانی نے صرف طالبان کے خلاف ہی کامیابی حاصل نہیں کی بلکہ شیعہ تنظیم حزب وحدت کے خلاف بھی کامیابی حاصل کی ہے اور اب یہ کیفیت ہے کہ دارالحکومت کابل پر صدر ربانی کی پوزیشن مستحکم ہو چکی ہے۔

افغان وزارت دفاع کے ترجمان ڈاکٹر عبداللہ نے بتایا کہ اب دارالحکومت اور اردگرد کے علاقوں پر صدر ربانی کی افواج کا مکمل کنٹرول ہے۔ یاد رہے کہ صدر ربانی کی کامیابیاں مشہور گوریلا لیڈر احمد شاہ مسعود کی مرہون منت ہیں جو ان کے وزیر دفاع ہیں۔ اور عملاً فوج کے سربراہ کا کردار بھی ادا کرتے ہیں۔

طالبان کو جس جھڑپ میں پیچھے دھکیلا گیا ہے وہ سابقہ چھ مہینوں میں شدید ترین جنگ تھی۔ فضائیہ کے طیاروں نے کابل کے جنوب اور جنوب مشرق میں طالبان کے ٹھکانوں پر حملہ کیا تھا۔ اب اندازہ کیا جا رہا ہے کہ صدر ربانی کی فوجوں کا اگلا نشانہ طالبان کا ہیڈ کوارٹر چہار آسیاب ہو گا۔ چہار آسیاب پر بھی فضائی حملے متوقع ہیں۔

وزارت دفاع کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہم طالبان کو اتنی دور تک دھکیل دینا چاہتے ہیں کہ دارالحکومت کابل ان کے راکٹوں کے حملوں سے محفوظ ہو جائے۔

☆ ○ ☆

جرمنی بوڑھا ہو رہا ہے

۲۰۳۰ء تک جرمنی کا ہر تیسرا شخص ساٹھ سال سے زائد عمر کا ہو گا۔ جرمن معاشرے میں بوڑھوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اس کی وجہ بہتر طبی علاج اور شرح پیدائش میں کمی بتائی جاتی ہے۔

جرمنی اور دیگر ترقی یافتہ ممالک اپنی آبادی میں کمی کے مسئلے سے دوچار ہیں۔ اور ہر ملک میں بوڑھے افراد کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ جبکہ ترقی پذیر ممالک آبادی میں اضافے کے نئے ریکارڈ قائم کر رہے ہیں۔

جرمنی کی آبادی میں اگر اضافہ ہو رہا ہے تو اس کی وجہ پچھلے بیس سال سے جرمنی میں نقل مکانی کر کے آنے والوں کی تعداد ہے۔ ورنہ جرمن قوم کی اپنی تعداد میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ جرمنی کے دونوں حصوں کے اتحاد نے بھی اس صورت حال میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی۔

سابق مشرقی جرمنی کے علاقے میں ۱۹۹۳ء میں نئے پیدا ہونے والوں کی تعداد اس سے پہلے سالوں کے مقابلے میں گر کر نصف ہو گئی۔ ۱۹۹۰ء میں ایک لاکھ ۸۷ ہزار بچے پیدا ہوئے جبکہ ۱۹۹۳ء میں یہ تعداد صرف ۸۰ ہزار تھی۔

☆ ○ ☆

آئرلینڈ - نیا جنم

برطانیہ کا سالہا سال سے جاری آئرلینڈ کا تنازعہ اب کامیابی سے اختتام کی طرف رواں ہے۔ برطانوی وزیر اعظم جان میجر بجا طور پر اس کامیابی کے حقدار ہیں شمالی آئرلینڈ کے ساتھ جو سمجھوتہ طے پایا ہے اس کے اہم نکات یہ ہیں۔

شمالی آئرلینڈ کی نئی اسمبلی متناسب نمائندگی کے اصول پر منتخب ہو گی۔ شمالی آئرلینڈ اور جمہوریہ آئرلینڈ کے درمیان ایک کراس بارڈر ادارہ بنایا جائے گا۔ شمالی آئرلینڈ کے سیاسی شہری اور ثقافتی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ ڈبلن شمالی آئرلینڈ پر اپنا غیر آئینی حق جتانے سے باز آ جائے گا۔ برطانوی حکومت قانون میں تبدیلی کر کے شمال کے لوگوں کے اس حق کو تسلیم کر لے گی کہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کر سکتے ہیں۔

Moral Guide for Students کا ترجمہ بالاقساط طلباء کیلئے شائع کیا جا رہا ہے

طلباء کے لئے اخلاقی گائیڈ

FLATTERY

خوشامد

آپ اگر کسی آدمی کی تعریف اس کی اس خوبی کے لئے کریں جو کہ اس میں موجود ہی نہیں ہے یا اگر کوئی خوبی اس میں موجود تو ہے لیکن بہت قلیل مقدار میں اور آپ اس چھوٹی سی خوبی کی بہت زیادہ تعریف کریں تو آپ یقیناً اس کو نقصان پہنچا رہے ہوں گے۔ آپ اس عمل سے اس کو متکبر بنا دیں گے اور اس کے علاوہ اس کو اچھے کام کرنے سے دلچسپی نہ رکھنے والا بنا دیں گے۔ یہ اسی طرح کی بات ہے کہ آپ کسی کو کچھ رقم دیں اور یہ رقم دیتے ہی چلے جائیں اور یہ رقم اتنی ہو کہ اسے کام پر جانے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو تو اس قسم کا آدمی خود اپنی روزی کمانے سے لاپرواہ ہو جائے گا۔ آپ نے سنا ہو گا کہ کچھ لوگ جو اپنے ماں سے ورثہ کے طور پر بہت ساری دولت حاصل کرتے ہیں وہ اپنی زندگی میں سوائے اس دولت کو ضائع کرنے کے اور کچھ نہیں کرتے۔

وہ آدمی جس کی آپ خوشامد کرتے ہیں یہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ بغیر کسی اچھا کام کرنے کے بھی اچھا کہلا سکتا ہے بلکہ بہت اچھا کہلا سکتا ہے۔ تو پھر اسے اچھے کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور جب کوئی شخص اچھے کام نہیں کر رہا ہوتا ہے۔ تو پھر اس کی زندگی دوسروں کے لئے کس کام کی رہ جاتی ہے۔

بلکہ شائد وہ برے کاموں میں ملوث ہو اور اپنے برے اطوار میں خوشی محسوس کر رہا ہو۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ چاہے کچھ ہی کرے پھر بھی اس سے یہی کہا جائے گا کہ وہ بہت اچھا آدمی ہے۔ یہی کچھ انسان کے ساتھ خوشامد کرتی ہے۔

خوشامد ترقی کرنے کا جذبہ بھی ختم کر دیتی ہے۔ اگر آپ ایک طالب علم کی بہت زیادہ خوشامد کریں گے تو آپ اس کا کیریر اس کی آئندہ زندگی کو تباہ کرنے والے ہوں گے۔ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ امتحانات اسی لئے لئے جاتے ہیں کہ پتہ لگ سکے کہ کون طالب علم اپنی تعلیم میں کتنا اچھا یا کمزور ہے۔ امتحانات ہی اصل معیار ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ طالب علم کتنی تعریف کے واقعی اور حقیقی طور پر مستحق ہیں۔ اس کے علاوہ اگر وہ شخص جس کی آپ خوشامد کر رہے ہیں اس کو یہ علم ہو جائے کہ آپ اس کی تعریف میں مخلص نہیں ہیں تو وہ جس کی آپ خوشامد کر رہے ہیں آپ سے نفرت کرنے لگا گا۔

کسی کی خوشامد مت کیجئے۔

PROMISE

وعدہ

آپ انتظار کر رہے اپنے ایک دوست کے لئے جس نے ۵ بجے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اب تو چھ بج چکے ہیں۔ آپ کا دوست ابھی تک نہیں آیا۔ آپ اس وقت کسی دوسری جگہ بھی نہیں جا سکے کیونکہ آپ اپنے دوست کا انتظار کر رہے تھے۔ اس نے اپنے وعدے کا پاس نہیں کیا۔ اور آپ کا غصہ میں آنا بالکل بجا ہے۔ اگلی دفعہ جب وہ آپ سے کہے گا کہ میرا انتظار کرنا تو شائد آپ اس کو دوبار پوچھیں گے کہ کیا وہ اپنی بات میں واقعی سنجیدہ ہے اور کیا وہ جو کہہ رہا ہے اس کا وہی مطلب لیا جائے۔

بعض اچھی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کا لطف صرف عمل کرنے والا اٹھاتا ہے جبکہ وعدہ کا پاس کرنے کے عمل میں دو پارٹیاں لطف اٹھاتی ہیں۔ پہلا وہ آدمی جس نے اپنا وعدہ نبھایا ہے۔ یا پورا کیا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کے لئے یہ وعدہ پورا کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وعدہ کا پاس کرنے سے دوہرا لطف اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن آپ کو یہ بھی جاننا چاہئے کہ اگر وعدہ کا پاس نہ کیا جائے تو مایوسی بھی دو طرفی ہو گی۔ وہ جو اپنا وعدہ پورا نہیں کرتا وہ اپنی عادات خراب کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ناقابل اعتبار بنا دیتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کے لئے وعدہ توڑا گیا ہے اسے نہ صرف مایوسی ہوتی ہے بلکہ وہ بے فائدہ انتظار کی تکلیف بھی اٹھاتا ہے حالانکہ وہ اس وقت کوئی اور مفید کام کر سکتا تھا اپنے لئے یا کسی اور کے لئے۔

اگر آپ پکا ارادہ کر لیں کہ آپ ہمیشہ اپنے وعدہ کا پاس کیا کریں گے تو آپ یہ اچھی عادت اپنے دوستوں میں بھی پیدا کریں گے۔ ہر کوئی آپ کا اعتبار کرے گا۔ آپ نہ صرف اپنا وقت اور اپنی عزت بچانے والے ہوں گے بلکہ دوسروں کا وقت اور عزت بھی بچائیں گے۔

اس لئے اپنا وعدہ نبھانا کبھی نہ بھولئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۵۵ میں میاں اللہ دتہ ولد میاں عبدالعزیز قوم گوندل پیشہ کاروبار عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔۲۰۰۰ ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں اللہ دتہ ۱۴۹ گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبرا رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ صدر حلقہ گواہ شد نمبر۲ رانا منظور احمد ۲۶ النور ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۹۵۶ میں عنایت بیگم زوجہ میاں اللہ دتہ صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴۹ گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ ۔۷۵ روپے اور زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی ۔۱۲۰۰۰ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عنایت بیگم ۱۴۹ گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبرا رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ صدر حلقہ گواہ شد نمبر۲ اللہ دتہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۵۷ میں محمود احمد قمر ولد چوہدری امام الدین صاحب قوم ڈوگر پیشہ زمیندارہ عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ دوسو کنال مالیتی پچیس لاکھ روپے (۲) مکان نمبر ۴/۶ دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ ایک کنال مالیتی چار لاکھ روپے (۳) سوزکی کار ماڈل ۱۹۹۳ء مالیتی دو لاکھ روپے کل جائیداد مالیتی اکتیس لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک لاکھ بائیس ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد قمر 656A سمن آباد فیصل آباد گواہ شد نمبرا مرزا خورشید احمد وصیت نمبر ۱۲۸۸۰
گواہ شد نمبر۲ مظفر حسین وصیت نمبر ۲۳۱۵۰۔

مسل نمبر ۲۹۹۵۸ میں عمران محمود فاروقی ولد محمود احمد فاروقی قوم فاروقی پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عمران محمود فاروقی ۱۸/۹ دل شاد سٹریٹ شالامار ٹاؤن لاہور ۵۴۹۲۰ گواہ شد نمبرا حافظ رانا منظور احمد وصیت نمبر ۱۵۰۶۰ گواہ شد نمبر۲ بشیر الدین احمد بیت الحمد شالامار ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۹۵۹ میں سید منظور احمد بخاری ولد مکرم سید مودود احمد بخاری قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن توحید پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرت رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید منظور احمد بخاری ساکن الحمد سٹریٹ توحید پارک داروغہ والا لاہور گواہ شد نمبرا حافظ رانا منظور احمد وصیت نمبر ۱۵۰۶۰ گواہ شد نمبر۲ بشیر الدین احمد بیت الحمد شالامار ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۹۶۰ میں ملک عبدالحی عابد ولد مولوی عبدالکریم خان قوم پٹھان گگے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار دو سو روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک عبدالحی عابد مکان نمبر۷ اگلی نمبرG ۔۱۰ شالامار ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبرا حافظ رانا منظور احمد وصیت نمبر ۱۵۰۶۰ شالامار ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۲ ڈاکٹر احمد حسن وصیت نمبر ۲۶۹۸۶ زعیم اعلیٰ انصاراللہ مغل پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۹۶۱ میں طارق محمود ولد مبارک احمد صاحب قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲/۲۱ دارالرحمت شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد چالیس روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق محمود ۲۲/۲۱ دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبرا عبدالحکیم ولد محمد عبداللہ ۵۱/۲۲ دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر۲ عبدالقدوس دارالرحمت شرقی الف زعیم حلقہ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۹۶۲ میں اللہ رکھی بیوہ علی محمد صاحب قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی ۲۶ گرام ۵۵۰ ملی گرام مالیتی دس ہزار دو سو بیالیس روپے اور حق مہر پانچ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ تین سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرت رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ اللہ رکھی بیوہ علی محمد صاحب B 20/7 دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبرا بشیر احمد وصیت نمبر ۱۲۵۰۵ گواہ شد نمبر۲ حوالدار مبشر احمد وصیت نمبر ۲۵۴۶۵۔

مسل نمبر ۲۹۹۶۳ میں طاہر احمد صاحب ولد چوہدری محمد اشرف صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴/۴ دارالصدر غربی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طاہر احمد ۴/۴ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبرا وسیم احمد وصیت نمبر ۲۸۷۰۵ گواہ شد نمبر۲ چوہدری منیر احمد وصیت نمبر ۱۷۲۳۴۔

مسل نمبر ۲۹۹۶۴ میں ثمینہ فرحت بنت مولوی امام الدین قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۷ کنال بمقام جلّہ ارائیں ضلع لودھراں مالیتی اسی ہزار روپے (۲) زیور طلائی وزنی ۱۱۰ گرام مالیتی چوالیس ہزار روپے (۳) پلاٹ برقبہ ۲ کنال واقع دارالعلوم ربوہ مشترکہ میرا حصہ ۶ مرلہ ہے مالیتی ساٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمینہ فرحت 8/B کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبرا محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹ گواہ شد نمبر۲ محمد محمود طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۹۳۸۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- مارچ-1995ء
موسم معتدل ہے
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں رینجرز کو پولیس کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ دہشت گردوں سے رابطہ رکھنے والے افسروں کی گرفتاری کا حکم دے دیا ہے۔ وزیر اعظم کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں اہم فیصلہ کئے گئے۔ تاجر ۲۵ مارچ کو ہڑتال نہ کریں۔ اس سے تخریب کاروں کو پھر سے دہشت گردی کا بہانہ مل سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ فرائض انجام نہ دینے والے پولیس افسروں کو سرحد بھیج دیا جائے گا۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ شیرپاؤ سے اس ضمن میں بات ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پھانسی کی سزا پانے والے ۱۳۲۔ افراد کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اکتوبر ۱۹۹۳ء میں مجھ پر قاتلانہ حملے میں رمزی یوسف ملوث تھا۔ امن وامان قائم کرنے کے لئے ڈی آئی جی اور آئی جی سندھ کو فری ہینڈ دینے کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کوئی سیاسی مداخلت نہ کی جائے۔ وزیر اعظم کو بتایا گیا کہ کراچی میں جو ۶ گروپ پکڑے گئے ہیں ان کا تعلق ایم کیو ایم الطاف 'ایم کیو ایم حقیقی' سپاہ صحابہ' تحریک جعفریہ' الذوالفقار اور جیئے سندھ ترقی پسند گروپ سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی سیاسی جماعت کے خلاف نہیں بلکہ دہشت پسندوں کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف ایم کیو ایم کے الطاف حسین کی دعوت پر لندن روانہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں ہر حال میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں الطاف حسین سے مل کر مشترکہ حکمت عملی تیار کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین نے ہمیں دعوت دی ہے کہ ہم اور وہ مل کر پاکستان بچائیں۔ انہوں نے کہا کہ صورت حال بگاڑنے میں خود بے نظیر کا ہاتھ نظر آتا ہے وہ اس مسئلہ کو مسئلہ سمجھتی ہی نہیں۔ ڈرگ مافیا اور فرقہ واریت قوم کو بے وقوف بنانے کی باتیں ہیں۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ کراچی کا مسئلہ حل کرانے والے قوم اور تاریخ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ مسئلہ اتنا سنگین ہے کہ صرف حکومت پر اس کی ذمہ داری نہیں ڈالی جا سکتی انہوں نے کہا کہ میں قومی کانفرنس میں ایم کیو ایم کو بھی شرکت کی دعوت دوں گا۔

○ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ ۱۹۹۳ء میں رمزی نے بے نظیر کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ رمزی یوسف بلاول ہاؤس کے باہر اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا بم پھٹنے سے زخمی ہو گیا تھا۔ جس کا اس نے علاج کروایا۔ اس وقت پولیس کو اس کی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر اور صوبائی وزیر ہاؤسنگ ملک مشتاق احمد اعوان اور صوبائی سیکرٹری اطلاعات اور وزیر خوراک ٹکا محمد اقبال نے کہا ہے کہ پی ڈی ایف کے اختلافی مسائل اندرونی ہیں کسی کو اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ پی ڈی ایف حکومت میں مکمل مفاہمت ہے۔

○ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ سیاست دان ایک دوسرے کے کپڑے اتار رہے ہیں۔ شریف ارکان اسمبلی کی موجودہ پارلیمانی نظام میں کوئی قدر نہیں۔

○ مظفر آباد میں مجاہد تنظیم حزب المومنین کے دفتر میں بم کا دھماکہ ہونے سے ۸ مجاہد شہید ہو گئے۔ دھماکہ جمعہ کے روز شام کے وقت ہوا۔ پورا علاقہ دھماکے سے لرز اٹھا۔ شہید ہونے والوں میں ایک عام شہری بھی شامل ہے۔ دھماکے کے بعد پولیس نے پورے علاقے کو گھیر لیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ فوج کا تعلق صرف حکومت سے نہیں پوری قوم سے ہے اور میں قومی نمائندہ ہوں۔ اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے میں کسی سے بھی ملاقات کر سکتا ہوں۔ جنرل وحید سے ملاقات میں ملک بھر کے امور پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے علاوہ باقی پاکستان کو بھی غیر محفوظ ہاتھوں سے بچانے کے لئے الطاف حسین سے مل کر مشترکہ پروگرام بنائیں گے۔

○ نواب اکبر بگتی نے کہا ہے کہ الطاف حسین کے خلاف بیشتر مقدمات خود ساختہ ہیں۔ ایم کیو ایم والے پاکستانی ہیں انہیں قومی اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے سے روک کر سخت ناانصافی کی گئی ہے۔

○ کراچی میں امریکیوں کے بعد دیگر غیر ملکیوں نے بھی رخت سفر باندھ لیا ہے۔ غیر ملکی باشندوں نے اپنے بچوں کو سکولوں سے نکال لیا ہے۔ کئی غیر ملکی اسلام آباد آ گئے ہیں۔ امریکی قونصل خانہ کے اہل خانہ نے وطن واپسی کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ سرمایہ کار کمپنیوں کے افسر خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ حفاظتی انتظامات سخت ہو گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امن وامان بہتر ہونے تک منصوبوں پر کام کرنا مشکل ہے۔

○ امریکہ نے جن افسران کو ناپسندیدہ قرار دیا تھا ان کو خفیہ ایجنسیوں سے نکال دیا گیا ہے۔ امریکہ نے ۱۹۹۳ء کے آخر میں ناپسندیدہ شخصیات کی ایک فہرست جاری کی تھی حکومت نے اس کے مطابق عمل کیا ہے۔ نیوز ویک نے کہا ہے کہ امریکی سفارت کاروں کو رمزی کے ساتھیوں نے قتل کیا ہے۔ بنیاد پرست پاک امریکہ تعلقات پر ناراض ہیں۔

○ ترکی کے صدر مسٹر سلیمان ڈیمرل پاکستان کے دورے کے بعد وطن واپس روانہ ہو گئے ہیں۔

○ وفاقی ایوان ہائے صنعت وتجارت نے اشتہاری ایجنسیوں کو یکم اپریل سے ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے اشتہار بند کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ جن اداروں کے اشتہارات بند کئے گے ہیں ان میں پی ٹی وی کے دونوں چینل' این ٹی ایم اور ریڈیو پاکستان شامل ہیں۔

○ مسلم لیگ نے وزیر اعظم کا دورہ امریکہ منسوخ کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ مسلم لیگ کے سیکرٹری اطلاعات مسٹر مشاہد حسین نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ بے نظیر امریکہ کا دورہ وزیر اعظم کی حیثیت سے نہیں بلکہ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن کے طور پر کر رہی ہیں۔ پندرہ روزہ دورے کے دوران ان کی ذاتی تشہیر کے لئے ایک فرم کو ۳ کروڑ روپے دیئے جا رہے ہیں۔ یہ ان کا ۲۵ واں غیر ملکی دورہ ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو قومی دھارے میں شامل کرنا ضروری ہے۔

○ افغانستان کے صدر ربانی کی وفادار فوجوں نے طالبان سے مزید تین ٹھکانے چھین لئے ہیں۔ تازہ جھڑپ میں ۱۰۰ سے زائد طالبان اور ۴۱ صدر ربانی کے حامی ہلاک ہو گئے۔

○ اسلام آباد میں ایم کیو ایم کے دفتر پر چھاپہ مار کر متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ فیکس اور ٹیلی فون لائنیں بھی کاٹ دی گئیں۔ ریکارڈ قبضے میں لے لیا گیا۔ ایم کیو ایم کی پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ خفیہ ایجنسیوں نے چھاپہ مارنے کے بعد دفتر کو آگ لگا دی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ کی کانفرنس میں کوئی نہیں جائے گا۔ تمام جماعتیں حکومت کے خلاف اعلان جہاد کریں۔ حکمران امن وامان قائم کرنے اور شہریوں کے تحفظ میں ناکام ہو گئے ہیں۔ انہیں اب ٹیکس لینے اور عوام پر مسلط رہنے کا کوئی حق نہیں۔

○ نواز شریف نے ۲۵ مارچ کو تاجروں کی ہڑتال کی حمایت کی ہے انہوں نے فوج کو کراچی بھیجنے کے سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔

○ پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے مقدس مقام چرار شریف کا محاصرہ ختم کر دے۔

○ سعودی عرب میں ۲۵ ہزار بنگلہ دیشی گرفتار کر لئے گئے ہیں ان پر غیر قانونی قیام کا الزام ہے۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: /20 روپے۔ اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع /15 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں فون: 211283-04524 / 771 فیکس: 212299-04524

خوبصورت - دیدہ زیب
شادی کارڈ
ہر طرح کی جھپوائی پرنٹنگ کیلئے
سٹار لائٹ ایڈورٹائزرز
گولبازار کالج روڈ ربوہ فون: ۲۱۱۲۷۱